1- عیسائیوں اور یہودیوں کو ہمیشہ ہی سے اس کا صدمہ رہا ہے کہ اسلام نے شام وعراق اور مصر ومراکش وغیرہ میں کیوں قدم جمالئے۔ اس کا انتقام لینے کے لئے انہوں نے تلوار کے ساتھ ساتھ قلم سے بھی کام لیا اور کام لے رہے ہیں اور ہمیشہ کام لیتے رہیں گے۔ مسلمانوں کو چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ ان سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ شکایت کرنا بزدلی ہے اور چوکنا رہنا ہوشیاری اور دانائی ہے۔

2- عیسائی مبلغین جو ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں وہ کسی مذہب کے مبلغ نہیں ہیں۔ کبھی وہ استعماری حکومتوں کے ہراول دستے تھے اور اب یورپین تہذیب وتمدن کے نقارچی ہیں۔ جنہیں بیش قرار تنخواہیں سیاسی مصالح اور تجارتی مقاصد کی تکمیل کے لئے دی جاتی ہیں، یہ مبلغ بھی ہوتے ہیں اور پروفیسر بھی اور کبھی کوئی اور روپ بھی دھار لیتے ہیں۔

3- کسی کی بات کو بغیر تنقیح وتحقیق کے قبول نہیں کیا جاسکتا، اس لئے مستشرقین کے علم وفضل سے مرعوب ہوکر کوئی بات قبول نہیں کی جاسکتی۔ رہی اچھی اور سچی بات تو یہ دوست سے ملے یا دشمن سے قبول کرنی چاہئے، کیونکہ "کلمہ حق مومن کا کھویا ہوا مال ہے، جہاں کہیں مل جائے مومن ہی اس کا زیادہ حق دار ہے۔"

☆☆☆

اے دوست!

رئیس امروہوی

ہر ذرۂ تیرگی وتنویر
زندانی کائناتِ تقدیر

انجم ہیں خلا میں پا بہ جولاں — سورج ہے زمین سے پابہ زنجیر
رقصاں ہیں شعاعِ مہر کے ساتھ — ذراتِ زمیں بہ نوکِ شمشیر
ذرات پہ رقص کر رہی ہے — سورج کی کرن بہ جبرِ تنویر
منظور ہے کاہ کی کشش سے — افلاک پہ کہکشاں کی تسخیر
یہ معرکہ نشو وارتقاء کا — شاخیں ہیں کمان، پھول ہیں تیر
اے میرے وجود کے مصور! — میں تیرے وجود کی ہوں تصویر
باایں ہمہ جذب وشوق اے دوست! — کیا قرب ووصال کی ہو تدبیر

تو روح کا جلوۂ جہاں تاب
میں جسم کا سایۂ زمین گیر